رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ ....
شش ماہی ....

قیمت فی پرچہ (۲ر)

ہفتہ وار مملکت

ایڈیٹر: میر حسن الدین
منیجنگ ایڈیٹر: سید عابد حسین

رجسٹرڈ نمبر آصفیہ (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ ....
شش ماہی ....

قیمت پرانہ پرچہ (۴ر)

جلد (۹) | ۲۴ شہریور ۱۳۵۸ ف | ۲۷ رمضان ۱۳۶۸ھ | ۲۴ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر (۱۵)

سیاسی جماعتوں کی کشمکش

ہندوستان کو خلفشار سے بچانے کی ضرورت

دہلی کی سیاسی کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے فرمایا کہ کلکتہ کے ضمنی انتخابات کے نتائج کو نظرانداز کرنا بڑی غلطی ہوگی۔ وقت آگیا ہے کہ ہم صورت حال کا جائزہ لیں اور کانگریس کی تنظیم کو از سر نو زندہ کریں۔ اس امر پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہ کانگریسیوں کا جوش سرد پڑ گیا ہے آپ نے فرمایا کہ بعض صوبوں میں کانگریسی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ اگر کانگریس کو قوی نہیں کیا جاسکتا تو اس کو ختم کردینا چاہئے لیکن ملک میں کوئی ایسی جماعت موجود نہیں ہے جو کانگریس کی جگہ لے سکے اگر کانگریس کمزور ہوگئی تو ملک میں انتشار پیدا ہوجائے گا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کے ضمنی انتخابات کے نتیجہ نے کانگریس میں جو اس وقت برسر اقتدار ہے کمزوری کا احساس پیدا کردیا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ احساس کس حد تک حقیقی ہے۔ کلکتہ کے انتخابات کے بعد سے جو اطلاعیں وصول ہوئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سربرآوردہ ارباب کانگریس اپنی جماعت کی اصلاح پر توجہ دے رہے ہیں۔ سردست کانگریس کو از سر نو منظم کرنے کی ضرورت پر زور دیا جارہا ہے۔ ایک خیال یہ بھی پیش کیا گیا ہے کہ کانگریس ایک سماجی ادارہ بنا کر تعمیری پروگرام کو روبہ عمل لایا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ از سر نو تنظیم کا خیال کلکتہ کے انتخابات میں کانگریس کی شکست کے بعد پیدا ہوا۔ گذشتہ چند سال کے اندر بہت سے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ کانگریس کے اندر ضرور کوئی خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ کانگریسی حکومت کے دور میں خود کانگریسیوں نے رشوت ستانی، اقربا نوازی، ہوس اقتدار، شہری آزادیوں کی نفی سے متعلق شکایت کی ہے۔ یہ شکایت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اب یہ بات راز نہیں رہی کہ ڈیرہ دون میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو خفیہ جلسہ ہوا تھا اس میں بہت سی غیر سرکاری قرار دادیں پیش ہوئی تھیں جن کا تعلق متذکرہ بالا شکایتوں سے تھا۔ ایسی شکایتوں کو اکثر نظرانداز کیا گیا ہے لیکن کلکتہ کے ضمنی انتخابات میں شکست نے ہائی کمانڈ پر یہ واضح کردیا کہ ہماری پبلک زندگی میں کس طرح پستی آگئی ہے۔

کانگریس کے بعض حلقوں میں محاسبۂ نفس کا جو رجحان پیدا ہوگیا ہے اسے قابل تحسین ہے لیکن وزیراعظم نے جو نقطۂ نظر پیش کیا ہے وہ تشفی بخش نہیں۔ ان کے نزدیک موجودہ خرابیوں کا علاج یہ ہے کہ وہ ہمیشہ عوام کی نظروں کے سامنے رہیں۔ انھوں نے کہا "میں یہ محسوس کررہا ہوں کہ عوام سے زیادہ ربط ضروری ہے۔ میں عوام کو مخاطب کرنے کے زیادہ مواقع چاہتا ہوں تاکہ ان کی مشکلات کو سمجھوں اور ان سے وہ سب کچھ کہوں جو میں کہنا چاہتا ہوں"۔ لیکن عوام کی مشکلات سے کون واقف نہیں۔ اس وقت جو خلفشار پیدا ہوگیا ہے اس کی وجہ عوام کی مشکلات کی موجودگی نہیں ہے بلکہ عوام کا یہ بڑھتا ہوا احساس ہے کہ ان لوگوں میں جن کے سپرد یہ مسائل کئے گئے ہیں ان مشکلات کو حل کرنے کی قابلیت نہیں۔ کانگریس کے اقتدار کی اخلاقی بنیاد کو ٹھیس لگ رہی ہے۔

اگر کانگریس ہٹ جائے تو اس کی جگہ انتشار کو حاصل ہوجائے گی جیسا کہ وزیراعظم نے کہا ہے لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ عوام میں احساس پیدا کرایا جائے کہ انتشار سے ملک تباہ ہوجائے گا اور یہ احساس محض حزب اختلاف کی مذمت سے پیدا نہیں ہوسکتا۔ اس قسم کی مذمت سے حزب اختلاف کے ساتھ عوام کی ہمدردی بڑھتی جائے گی۔ حزب اختلاف کو دبانے کی ہر کوشش اس کو قوی تر کرتی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ کیا کانگریس اپنی آپ اصلاح کرے گی۔ (ایڈیٹر [illegible])

غذائی مہم تیز کی جائے

غذائی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے ہندوستان کے وزیراعظم نے اپیل کی ہے۔ اس اپیل کا ہر سمت سے خیر مقدم ہونا چاہئے۔ اس امر کی نسبت کوئی اختلاف رائے ممکن نہیں کہ جہاں تک جلد ممکن ہو اغذیہ کے

[illegible]

ہفتہ وار
مملکت

۲۴ شہریور ۱۳۵۸ ف

شذرات

صحافت کی آزادی

گزشتہ ہفتہ صحافتی مشاورتی کمیٹی کا افتتاح فرماتے ہوئے چیف سیول اڈمنسٹریٹر مسٹر ابھلے نے حیدرآباد کی صحافت پر ایک مفید تبصرہ فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں صحافت سے متعلق حکومت کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے زور دیا اور کہا کہ اگر کوئی اخبار نویس اپنی تحریرات سے عوام کو تشدد پر ابھارے یا فرقہ واری کشیدگی پیدا کرنے کا باعث ہو تو وہ قابل بازپرس ہو جاتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ:۔

> حکومت صحافت کی آزادی میں اس وقت تک دخل دینا نہیں چاہتی جب تک کہ اس کی آزادی مجموعی حیثیت سے عوام کی وسیع تر آزادی پر اثر انداز ہوتی ہو۔ آزادی اور افراط و تفریط کے درمیان ایک واضح حد معین کی جانی چاہیئے۔ اس طرح اگر کسی اخبار کے مضامین سے مختلف فرقوں کے مابین باہمی تعلقات یا امن و امان کی برقراری پر اثر پڑنے کا اندیشہ ہو تو وہ اخبار ملک کی بدخدمتی کرے گا۔ اور ملک کے مفاد کی خاطر حکومت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی نوٹس لے۔

مسٹر ابھلے نے جس اصول کی طرف اس تقریر میں اشارہ فرمایا ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ظاہر ہے کہ کوئی حکومت اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی کہ اخبارات عوام کو تشدد پر ابھاریں یا فرقہ واری کشیدگی پیدا کریں۔ جو اخبار نویس ایسا کرتے ہیں وہ یقیناً قابل بازپرس ہیں۔ اس اصول کی حد تک ہم مسٹر ابھلے سے کلی متفق ہیں۔ اخبار نویسوں کا یہ فرض ہے کہ عوام کے جذبات اور تاثرات کو حکومت تک پہنچائیں اور حکومت کی پالیسی اور عہدہ داروں کے عمل پر تنقید کریں۔

یہ ایک بدیہی بات ہے کہ اخبار نویس بھی دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان ہے وہ بھی واقعات سے متاثر ہوتا ہے اور اپنے تاثرات کے اظہار میں کبھی سخت لہجہ بھی اختیار کر جاتا ہے۔ ایسی صورت میں دیکھنا یہ چاہئیے کہ اخبار نویس کی نیت کیا ہے چنانچہ مشرقی پنجاب کی عدالت العالیہ نے ابھی حال میں اخبار ملاپ کے مقدمہ میں فیصلہ صادر کیا ہے کہ واقعات سے زیادہ اخبار کی نیت کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ ہمیں توقع ہے کہ حیدرآباد کی حکومت بھی اس اصول کو پیش نظر رکھے گی۔

گزشتہ چھے سات ماہ سے حیدرآبادی صحافت اور حکومت کے تعلقات بہت اچھے رہے ہیں توقع ہے کہ آئندہ بھی یہ تعلقات خوشگوار رہیں گے۔

مسٹر ابھلے نے اپنی تقریر میں ایک اور امر کی جانب توجہ دلاتے ہوئے صحافتی کمیٹی کے ارکان کو یقین دلایا ہے کہ:۔

> حکومت ہمیشہ ان سے صلاح و مشورے کرے گی اور ان کے مشورے کو رہبر بنائے گی صرف ان استثنائی اور ہنگامی صورتوں کے سوا جبکہ وہ حالات اور اسباب کی بنا پر فوری کارروائی کرنے پر مجبور ہے۔

بعض صحیفہ نگار اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ صحافتی مشاورتی کمیٹی کوئی بااختیار کمیٹی ہے۔ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ اس کمیٹی کا کام صرف مشورے دینا ہے۔ آخری فیصلہ تو حکومت ہی کرتی ہے۔ البتہ اس کمیٹی کے ارکان کا یہ فرض ہے کہ وہ دیانت داری کے ساتھ مشورہ دیں اور دوسری طرف حکومت کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اس مشورہ کو وہی اہمیت دے جس کا وہ مستحق ہے۔

ایک نئی مصیبت: مصیبت زدوں کی امداد کے نام سے اگر مسلمانوں کے نام نہاد لیڈر خود اپنی قوم کے لئے نت نئی مصیبت کھڑا کریں تو آخر اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے؟ تازہ ترین مصیبت وہ ادارہ ہے جو مجلس امداد مصیبت زدگاں کے نام سے مولانا نور اللہ حسینی افتخاری نے قائم کیا ہے۔

ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ایسے سارے کام ایک مرکزی ادارہ کے تحت انجام دئے جاتے۔ مولانا افتخاری واقف ہیں کہ ملا عبدالباسط صاحب اُس وقت سے جبکہ مولانا موصوف اپنے گھر کے باہر قدم رکھتے ہوئے ڈرتے تھے مسلمان مصیبت زدوں کی امداد کا کام انجام دے رہے ہیں۔ مولانا افتخاری اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ملا عبدالباسط صاحب کی مالی ساکھ، ان کا خلوص اور ان کا جذبہ خدمت گزاری خود مولانا افتخاری کے مقابلہ میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس خاص کام کی حد تک ملا عبدالباسط صاحب کی کمیٹی کو ایک مرکزی ادارہ قرار دیتے ہوئے اس کمیٹی کے لئے چندے فراہم کئے جائیں۔ اس کا امکان یقینی ہے کہ ایک ایسی کمیٹی کے سپرد ہے جو خود ملا عبدالباسط صاحب، نواب ناظر یار جنگ اور مولوی میر اکبر علی خاں صاحب بیرسٹر جیسے اصحاب پر مشتمل ہے۔

مولانا افتخاری نے جس طرح اپنی مجلس امداد مصیبت زدگاں تشکیل دی ہے اس کی حقیقت اس واقعہ سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ معتمد صاحب جمعیت علماء کا نام بھی اس مجلس میں شریک کر لیا گیا۔ مگر معتمد صاحب جمعیت علماء نے اپنے ایک صحافتی بیان میں اعلان کر دیا کہ ان کے علم و اطلاع کے بغیر ان کا نام شریک کر لیا گیا۔ معتمد صاحب موصوف نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ ایک ریلیف کمیٹی کے پہلے سے موجود ہوتے ہوئے ایک دوسری ریلیف کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اگرچہ اس کا نام بدل کر رکھا گیا ہے لیکن کام اور مقصد ایک ہی ہے۔

ہم نہیں سمجھتے کہ ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب نے کرنول واپس جانے سے قبل مولانا نور اللہ حسینی افتخاری کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ کچھ اور نہ کر سکیں تو کم از کم چندہ بازی ہی شروع کر دیں۔ بہتر ہوگا کہ مولانا افتخاری کے لئے کوئی مفید مشغلہ سوچا جائے تاکہ وہ ہر روز ایک نئی مصیبت کھڑا نہ کر سکیں۔ بہتر ہوگا کہ وہ

گھر گھر جاکر ریلیف کمیٹی کے رضاکار کے ساتھ چندہ جمع کریں اور ملا عبدالباسط صاحب کی کمیٹی کے حوالہ کردیں جیسا کہ ادارہ ''منزل'' نے چندہ جمع کیا اور ملا عبدالباسط صاحب کے حوالہ کردیا۔ یہی صحیح عمل ہوگا۔

مقدمہ چلاؤ۔

ہمیں توقع ہے کہ حکومت حیدرآباد بہت جلد اختر حسن صاحب مدیر ''پیام'' رضیہ بیگم صاحبہ لکچرار کلیہ اناث اور ان کے ساتھیوں کے خلاف عدالت میں مقدمہ پیش کرکے ان اصحاب کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع دے گی۔ ہم اختر حسن صاحب مدیر پیام کی رائے سے متفق نہیں تھے لیکن ہم اس عمل کو صحیح نہیں سمجھتے کہ کسی شخص کو شبہ پر گرفتار کرکے مہینوں قید میں رکھا جائے اور اس کے خلاف کوئی چالان پیش نہ کیا جائے نہ مقدمہ چلایا جائے۔ جن خواتین کو گرفتار کیا گیا ہے ہم ان کے متعلق کوئی معلومات نہیں رکھتے۔ ممکن ہے کہ وہ بے قصور ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی گرفتاری امن عامہ کے نقطۂ نظر سے ضروری ہو۔ بہرحال اس کا فیصلہ عدالت ہی کرسکتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان ملزمین کو وہ ساری سہولتیں دی جائیں گی جو عام طور پر سیاسی ملزمین کو دی جاتی ہیں۔

ضلع حیدرآباد کی غذائی مشاورتی کمیٹی کا جلسہ

ضلع حیدرآباد کی مشاورتی کمیٹی کا ایک اجلاس پچھلے ہفتے مسٹر ایس۔ ڈبلیو شیو شنکر آئی۔ سی۔ ایس سیول ایڈمنسٹریٹر ضلع حیدرآباد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ضلع کی غذائی صورت حال پر بحث ہوئی۔ اس ضلع کی تقریباً پوری آبادی کی اہم غذا جوار ہے لیکن خریف اور ربیع کی دونوں فصلیں خراب ہوجانے کی وجہ سے غذائی صورت حال میں ابتری پیدا ہوگئی ہے۔

غذائی اجناس کا کوٹا۔

اس ضلع کے لئے (۳۵۰۰) پلے اناج کا کوٹہ منظور ہوا ہے جو (۱۰۰) پلے چاول، (۱۲۰۰) پلے جوار اور (۲۲۰۰) پلے گیہوں پر مشتمل ہے۔ چونکہ اس ضلع کے لوگ گیہوں زیادہ استعمال نہیں کرتے ہیں اس کے لئے اس کا مصرف بہت کم رہا۔ غذائی مشاورتی کمیٹی کے ارکان کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ گاؤں میں عام جلسے منعقد کرکے گاؤں والوں کو گیہوں کی غذائی اہمیت سے واقف کرائیں۔ ان سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ دیہات کے باشندوں کو یہ سمجھائیں کہ ضلع کی غذائی صورت حال بہتر ہونے تک وہ گیہوں استعمال کریں۔ چاول کے کوٹے میں (۵۰۰) پلے اور جوار کے کوٹے میں (۲۰۰۰) پلے کے اضافہ کا مطالبہ پیش کیا گیا تھا لیکن ارباب اقتدار نے اپنی ناقابل حل دشواریوں کی وجہ سے صرف گیہوں یا چنے کا پیش کیا۔

غلے کا حصول۔

اس سال کی پہلی فصل کے زمانے میں ضلع کا انتظام صرف خاص کی نگرانی میں تھا اس زمانے میں غلہ جمع کرنے کے کام سے بہت لاپرائی برتی گئی۔ اس سلسلے میں حقیقی کام دوسری فصل یعنی آبی اور تابی کے زمانے میں اور وہ بھی ۱۵۔ مئی سنہ ۔ سے شروع ہوا جبکہ محکمہ رسد کے عملے نے انتظامات اپنے ہاتھ میں لئے۔ ان مشکلات کے باوجود اب تک جو غلہ جمع کیا گیا ہے جس کی مقدار سال تمام کے لئے قائم کئے ہوئے انتہائی اندازے کے (۵۰) فیصد تک پہنچ گئی ہے۔

زرعی آلات کی فراہمی۔

کاشتکاروں میں لوہے اور فولاد کے زرعی آلات تقسیم کرنے کی غرض سے ایک مجلس بنائی گئی ہے جو اپنے ضلع کو پورا (۹۵) ٹن کا کوٹہ کنٹرول ریٹ پر فولاد

(باقی [illegible])

طبی امداد
برائے
خواتین و اطفال

انجمن امداد طبی برائے خواتین واطفال نے کم استطاعت حاملہ عورتوں کو زچگی خانہ پہونچانے کے لئے امبولنس موٹر گاڑی کا دن رات کیلئے انتظام کیا ہے۔ امبولنس گاڑی ٹیلیفون نمبر (۳۵۳۹) سے تحریراً زبانی یا ٹیلیفون سے طلب کی جاسکتی ہے۔ کوتوالی کی امین کچہری یا بلدیہ کی امین کچہری یا مرکز بہبودی اطفال کی ہلت وزیٹر یا کسی معروف رہائشی مکان سے دیا جاسکتا ہے۔ بروقت امبولنس نہ پہونچنے کی شکایت اعزازی معتمد انجمن نواب مہدی نواز جنگ بہادر یا ڈاکٹر مسز مقبول علی کو دی جاسکتی ہے۔

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید :-

کانگریسی کارکن فائدہ اور نفع کے سراب میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ یہ اراکین پرمٹوں کے ذریعہ منافع پیدا کر رہے ہیں۔ کہیں تو وہ کسی کو پرمٹ دلا دیتے ہیں یا پرمٹ اجرا کیے جانے کی سفارش کرتے ہیں۔ اس اخلاقی گراوٹ کے متعلق متعدد بار توجہ دلائی گئی لیکن اس جانب کوئی توجہ نہیں کی جا رہی ہے۔
(صدر مغربی بنگال کانگریس کمیٹی)

ایک اخباری اطلاع ہے کہ :-

سوامی رامانند تیرتھ دہلی جا رہے ہیں تاکہ سردار پٹیل کو حالات حاضرہ سے واقف کرائیں اور درخواست کریں کہ فوجی حکومت میں دو پبلک نمائندوں کو شریک کیا جائے تاکہ ان کو نظم و نسق چلانے کی ٹریننگ مل جائے!

دو پبلک نمائندوں کی ٹریننگ کافی نہیں۔ ہماری رائے میں آٹھ نمائندوں کو ٹریننگ دی جائے اور اس حساب سے چار سال تک فوجی حکومت برقرار رکھی جائے۔ یہ مسئلہ سیاسی نہیں حسابی ہے!

مسٹر احمد حسن مدیر پیام کو ان کے مکان واقع لال ٹیکری پر گرفتار کیا گیا۔ (ایک خبر)

ایک دوسری خبر یہ ہے کہ لال ٹیکری پر مسٹر مخدوم محی الدین کو جو مشہور کمیونسٹ شاعر اور لیڈر ہیں پولیس نے پہنچ کر گرفتار کر لیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لال ٹیکری ایک مجسم سرخ خطرہ بنی ہوئی ہے۔

معاصر "مشیر دکن" لکھتا ہے کہ :-

ضلع نلگنڈہ کی دیہی رعایا کی تباہی کی ایک وجہ استعمال مسکرات کی کثرت ہے۔ حیدرآباد سے نلگنڈہ جانے والا ہر مسافر یہ دیکھے گا کہ حدود ضلع شروع ہوتے ہی سیندھی اور تاڑ کے درختوں کی کتنی کثرت ہے۔

ہمیں یاد پڑتا ہے کہ اسٹیٹ کانگریس کی مجلس عمل کے ممبر نے کہا تھا کہ آزادی کی جدوجہد میں ان کی جماعت کے ارکان نے سیندھی کے درخت کاٹ دیے۔ پھر یہ درخت کہاں سے نکل آئے۔

ایک اخباری اطلاع ہے کہ :-

حیدرآباد کے "بادشاہ یار جنگ" کو چور بازاری کے سلسلہ میں پولیس نے زیر حراست لے لیا ہے لیکن اس خبر کی ابھی توثیق نہیں ہوئی۔

توثیق سے پہلے تشہیر کی کیوں ضرورت سمجھی گئی۔ صحافتی مشاورتی کمیٹی کے لئے ایک اور دردسر۔

حیدرآباد اسٹیٹ نظم چیمبر آف کامرس کے جدید انتخابات کی اطلاع دیتے ہوئے ادارہ مذکور نے منتخب شدہ عہدہ داروں کے نام بھی شائع کئے ہیں (ایک خبر)

اگر اس ادارہ کے ارباب معتمدین عقل سلیم رکھتے ہوتے تو وہ یونس سلیم کو بھی اس ادارہ میں شریک کر لیتے کیونکہ ان کے بغیر کوئی دہندہ خواہ وہ سیاسی ہی کیوں نہ ہو چل نہیں سکتا۔

اورینٹ پریس کی اطلاع ہے کہ :-

سیوا گرام کنار رشیو رام پلی کر جہاں ۲۲ ایکڑ زمین پر چاول ، مونگ ، اڑد اور لوبیا کی کاشت کی جائے گی ملک کے دولت مند تاجر سیٹھ جگت لال بدوہ [illegible]

روانہ کیے۔

کیا ملک کے ذی اثر تاجر سیٹھ لکشمی نواس گیریوال کرائے کا ہل ایک ناگر روانہ نہیں کر سکتے؟

ہندوستان کے لئے روس سے غلہ چلا آ رہا ہے۔ (اخباری سرخی)

معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلہ آدھا اور مغربی بنگال میں زیادہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر کاٹجو نے ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ :-

لڑکوں اور لڑکیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ صرف بھگوت گیتا کی تعلیم کے ذریعہ ان کو نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

شاید ڈاکٹر کاٹجو کو خبر نہیں کہ غیر مذہبی مملکت میں مذہبی تعلیم ممنوع ہے۔ اس رائے کی تائید میں ہم "مشیر دکن" اور "رہنمائے دکن" کو پیش کر سکتے ہیں۔

معاصر "سلطنت" لکھتا ہے کہ :- ہم ان صحیفہ نگاروں کا ذکر کرنا نہیں چاہتے جن کا فلسفۂ حیات پیٹ سے آگے نہیں بڑھتا لیکن ظاہر ہے کہ ایسے اخبار بھی ہیں جو خلوص اور دیانت کے ساتھ انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

حیدرآباد کے مسائل پر بحث کرنے سے گریز کرنا، جوش ملگرامی کے مضامین شائع کرنا، مشہور لیڈروں اور عہدہ داروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرنا پیٹ کے لئے نہیں صرف انسانیت کی خدمت کے لئے کیا جا رہا ہے۔

معتمد صاحب جمعیت علماء ایک بیان میں لکھتے ہیں کہ ایک ریلیف کمیٹی کی موجودگی میں مجلس امداد مصیبت زدگان کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ارکان کی فہرست میں اپنا نام دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کمیٹی سے مجھے کوئی تعلق نہیں۔

اس مجلس میں صرف ایک ہی نام حقیقی ہے باقی سب زیب داستان کے لئے شامل کرلئے گئے ہیں اور وہ نام مولانا نور اللہ حسینی افتخاری کا ہے۔ وہ اپنی ذات سے ایک انجمن ہے۔

صحافت

مسٹر بودرا، ناظم اطلاعات کی نشری تقریر

آپ نے یقیناً اس ایڈیٹر کا قصہ سنا ہوگا جس نے ایک صبح اپنے اخبار میں لکھ دیا تھا کہ مقامی مجلس بلدیہ کے آدھے ارکان بیوقوف ہیں۔ جب مجلس بلدیہ نے اس کے خلاف احتجاج کیا تو ایڈیٹر صاحب نے فوراً ان الفاظ میں معافی مانگی "کل ہم نے اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ مجلس بلدیہ کے آدھے ارکان بیوقوف ہیں۔ ہمیں اپنی اس غلطی پر افسوس ہے۔ ہم بڑی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ مجلس کے آدھے ارکان بیوقوف نہیں ہیں۔"

ممکن ہے کہ یہ مثال ایک انتہائی صورت کا پتہ دیتی ہو، لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہر اس بحث میں جو ایک ایڈیٹر اور دوسرے فریق کے درمیان پیدا ہو پلّہ ہمیشہ ایڈیٹر ہی کا بھاری رہتا ہے وہ جب چاہے کوئی اختلافی مسئلہ چھیڑ سکتا ہے اور جب چاہے ختم کر سکتا ہے، پھر اسے زندہ کر سکتا ہے، بنا سکتا ہے، ابھار سکتا ہے اور ختم کر سکتا ہے۔ غرض یہ سب کچھ اس کی مرضی اور طبیعت پر منحصر ہے۔

نپولین نے کہا تھا کہ وہ ایک سو سنگینوں سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا کہ چار مخالف اخباروں سے ڈرتا ہے۔ موجودہ زمانہ کا کوئی سپہ سالار توپوں، ہوا بازوں اور جوہری بموں کی شکل میں ایسا ہتھیار نہیں بنا سکتا جو طاقت میں اخباروں کی برابری کر سکتا ہو۔ لیکن، جیسا کہ میکالے نے کہا تھا، ایک مدرسہ جانے والا بچہ بھی جانتا ہے کہ آج اخبارات کی کیا طاقت ہے۔ کسی دل جلے کا قول ہے کہ اگر آپ چاہیں کہ دنیا میں کوئی بڑی برائی کی جائے اور پھر سزا سے بھی بچ رہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ایک اخبار کے ایڈیٹر بن جائیے۔

بہکی اور من چلی باتوں سے قطع نظر اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ صحافت مجموعی حیثیت سے ایک بڑا ادارہ ہی نہیں بلکہ ایک طاقتور ادارہ ہے۔ دنیا کی نبض پر انگلی رکھنا، اس کی رفتار کو خیال رکھنا کہ اب تیز ہے اور اب سست ہے اور اسے موثر اور خوبصورت الفاظ میں بیان کرنا، اخبار کو اس تیزی اور پھرتی کے ساتھ چھاپنا اور شایع کرنا کہ رات کے دوران میں دور دراز ملکوں میں جو واقعات پیش آتے ہوں، وہ صبح ناشتہ سے پہلے پڑھے جا سکیں، اور ہر چوبیس گھنٹوں کے بعد پھر نئے سرے سے یہ کرشمہ کر دکھانا، اور اپنی محنت کے ماحصل کو اتنے معاوضہ میں فراہم کرنا جو ایک دیاسلائی کی ڈبیہ کی قیمت سے کچھ ہی زیادہ ہو یقیناً ایک حیرت انگیز کارنامہ تسلیم کیا جائیگا۔ اخباری کام کے عملی تجربے کے بغیر کوئی شخص یہ محسوس نہیں کر سکتا کہ ایک اخبار نکالنے والے کا کام کتنا محنت طلب اور کٹھن ہوتا ہے اور اسے کتنے کام انجام دینے پڑتے ہیں۔ یہ سارے کام قوت فیصلہ، تیزی، سنجیدگی، قوت حافظہ، راست بازی، ہمدردی، اور لکھنے کے فن سے واقفیت اور تمام قدروں کے گہرے احساس کے طالب ہوتے ہیں۔ اخبار والوں کو کس طرح اپنی جان جوکھوں میں ڈالنی پڑتی ہے اس کا اندازہ ہوائی جہاز کے اس حادثے سے ہو سکتا ہے جو کل ہی بمبئی میں پیش آیا اور جس میں تیرہ امریکی جریدہ نگاروں نے، جو انڈونیشیا سے امریکہ جا رہے تھے، اپنی جانیں دیں۔

برطانیہ کے شاہی صحافتی کمیشن نے، جس نے برطانوی صحافت کے لئے حال ہی میں ایک جامع، واضح اور صحت بخش مسودہ قانون پیش کیا ہے، انہی قدیم اچھے اور کھلے اصول کی توثیق کی ہے، جو بلیک اسٹون نے انگلستان کے قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے بیان کیا تھا اور وہ یہ ہے کہ ایک آزاد مملکت کے قومی مزاج کے لئے صحافت کی آزادی لازمی ہے کوئی شخص، یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جو اخبار نویس بننے کی اہلیت اور صلاحیت سے محروم ہیں، اس اصول سے اختلاف نہیں کر سکتے لیکن ایک عام رجحان یہ پایا جاتا ہے کہ جب کبھی صحافت کی آزادی کی گفتگو ہوتی ہے تو اس کے معنی فقط حکومت کی پابندیوں سے آزادی کے لئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں "آزادی" سے مراد وہ صرف کسی شکل یا صورت میں بھی حکومت کی نگرانی اور ہدایات سے آزادی نہیں بلکہ ان تمام اثرات سے آزادی ہونی چاہیے جو کسی اخبار کے ایڈیٹر کو اس بات سے آزادانہ اور بے لاگ اظہار سے جیسے وہ حق بجانب سمجھتا ہو، باز رکھیں۔ چنانچہ شاہی کمیشن نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ برطانوی اخبارات میں سنسنی پھیلانے کی نامناسب حد تک کوشش کی جاتی ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو حد سے زیادہ نمایاں کرنے اور خبروں کو بھی جانبداری کے ساتھ توڑ مروڑ کر پیش کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے۔ یہ آخری فعل تو اخبار نویسی کے پیشے میں زبردست گناہ ہے۔ اگر کوئی اخبار اپنے آپ کو شخصی، فرقہ واری، جماعتی یا دوسرے تعصبات کے اظہار کا ذریعہ بنا لے تو وہ بھی کسی ایسے اخبار سے زیادہ آزاد نہیں کہلایا جا سکتا جو حکومت کی طرف سے اپنی خدمت کا معاوضہ پاتا ہو۔ اگر کسی اخبار کی اشاعت کا دارومدار صرف ڈرامائی اور گرما گرم سرخیوں پر یا مشتہرین کی خوشنودی پر ہو تو وہ ایک آزاد اخبار نہیں ہے۔ جو ایڈیٹر خبروں کی اشاعت میں صرف اپنے یا مالک کے مفاد کے تحت جوڑ توڑ سے کام لیتا ہو وہ آزاد نہیں ہے۔ ایک مشہور برطانوی اخبار نویس کا بیان ہے کہ وہ اس دن کا منتظر ہے جب کہ کسی اخبار کے خلاف خبروں کو بگاڑنے اور غلط کرنے اور اپنے مخالفین کی عمداً غلط تصویر پیش کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جا سکے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہندوستان میں اخبارات کی اکثریت صحافت کے سنجیدہ، معتدل مزاج، اور معقولیت پسند طبقے سے تعلق رکھتی ہے جو بحران کے زمانہ میں رائے عامہ کو مستحکم رکھتے ہیں اور شک و شبہ اور مشکلات کے زمانہ میں اسے سنبھالتے ہیں۔ ان اخباروں کے ایڈیٹر بلند مقاصد اور عوام سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کے ساتھ اپنی بھاری ذمہ داریاں پوری کرتے ہیں۔ اور یہ وفاداری انہیں حکومت کی واجبی تائید و حمایت سے باز نہیں رکھ سکتی وہ اس مرکزی ستون کے اجزا ہیں جو سارے ملک کی عمارت کو سنبھالے ہوئے ہیں لیکن اخبار نویسوں کا ایک دوسرا طبقہ بھی ہے اور بدقسمتی سے ایسے صحیفہ نگاروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، جن کا مقصد صحافت ایک پیشہ سے آگے نہیں بڑھتا۔ وہ ا

کمیونسٹ بدامنی پھیلا رہے ہیں

پنڈت نہرو کی تقریر

کلکتہ گورنمنٹ ہاؤس میں تقریباً ایک سو کانگریسی اراکین کو مخاطب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے اس امر پر زور دیا کہ وہ آپس میں متحد ہو کر ان تمام پیچیدہ مسایل کا مقابلہ کریں جو سارے ملک اور خصوصاً اس صوبہ میں پیدا ہو گئے ہیں۔ صوبہ میں کانگریس کے حالات پر افسوس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگریسی کارکن سب کے سب پردہ نشین ہو گئے ہیں اور بتلایا کہ معمولی قسم کا انتشار یا حادثات کے خوف سے کانگریسی اراکین جلسے منعقد کرنے سے گھبرانے لگے اگر کانگریسی اراکین چاہیں تو کرنے کے لئے بہت سے تعمیری کام ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے ان لوگوں نے ان امور سے دامن بچا کے اپنے آپ کو طاقت کی سیاست میں ملوث کر لیا ہے۔ آج بنگال میں کانگریسیوں کو ہمت اور جرات سے کام کرنا چاہیئے اور اب وہ وقت آ گیا ہے کہ مہاتما جی کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ مہاتما جی ہمت اور عالی حوصلگی کا سبق دیا۔ اور ان کی ساری تعلیمات کا سبب ولباب رہی ہے۔ لیکن کلکتہ میں کیا ہو رہا ہے؟ مٹھی بھر آدمی دہشت اور نراج پھیلا کر عوام کو ٹرام گاڑیوں سے تنگ اتار رہے ہیں اور کانگریسی عوامی ملکیت کی اس تباہی کو بس خاموشی سے دیکھے جا رہے ہیں یہ بدترین قسم کی بزدلی ہے جس سے کانگریس ہمیشہ نفرت کرتی رہی ہے۔

ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام کی بھلائی اور بہبودی ان کے پیش نظر نہیں ہے بلکہ یہ محض ملک میں انتشار اور بدامنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے پیداوار میں روڑے اٹکانے شروع کر دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے قوم کی ارتقاء کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے انہوں نے محض اپنی جماعت کے مفاد کی خاطر برگشتہ طریقہ کار اختیار کرتے ہوئے ملک میں ایک قسم کی دو ہما کو صورت حال پیدا کر دی ہے تاکہ حکومت ان پیچیدہ مسایل کے حل کرنے سے قاصر رہے جو اس وقت درپیش ہیں۔ لیکن لیکن اس قسم کے اعمال سے کمیونسٹ ہرگز حکومت کو ختم کرنے یا ہندوستان کو فتح کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اگر کمیونسٹوں نے اپنی انتشار انگیز اور پرتشدد پالیسی جاری رکھی تو پھر نازی پر فوجی راج قایم کر دیا جائے گا۔ اسی قسم کے حالات سے نازیت اور فسطائیت کو پروان چڑھایا تھا۔

آگے چلکر پنڈت نہرو نے اس امر کی وضاحت کر دی کہ انہیں کمیونزم کے فلسفہ سے کوئی پرخاش نہیں ہے اور وہ اس کے بنیادی اصولوں کو بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن کہا کہ اس قسم کی دہشت اور بدامنی سے کمیونزم قایم نہیں کیا جا سکتا۔ کمیونسٹ سماج بموں اور تیزابی گولوں کے پھینکنے سے قایم نہیں ہوا کرتا۔ انقلاب سے مراد سماجی طریقہ کار کی تبدیلی ہے لیکن کسی کا گذار حکومت کی دہشت پسندی کو ختم نہیں کیا جا سکتا اس کے لئے انسان کے نظریہ زندگی میں تغیر اور تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے محض بم پھینک کر کوئی انقلاب نہیں پھیلایا جا سکتا۔

پنڈت نہرو نے آگے چلکر بتلایا کہ "قومیانے" کے طریقہ کار کو بتدریج رائج کیا جا سکے گا اس وقت صنعتوں کو قومیانے کا سوال اٹھایا جا رہا ہے اس میں شک نہیں کہ صنعتوں کو قومیایا جائیگا۔ لیکن اس وقت سب سے اہم مسئلہ زیادہ پیداوار کا ہے بعض ضروری صنعتوں کو فوری قومی قرار دیدیا جائے گا۔ اور بعض کو حکومت کی نگرانی میں لے لیا جائے گا۔ معاوضہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کانگریس کی پالیسی معاوضہ دینے کے موافقت میں ہے۔ جنوبی کلکتہ کے ذیلی انتخاب کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے بتلایا کہ کانگریس نے انتخابات کے سلسلہ میں صرف ایک جلسہ منعقد کیا۔ اور مٹھی بھر آدمیوں نے اس کو منتشر کر دیا اور اگر اس موقع پر وہ کلکتہ میں موجود رہتے تو انہوں نے کہا کہ وہ ایسے سینکڑوں جلسے منعقد کرتے۔ آخر میں اس امر کا اظہار کیا کہ انہیں کانگریس کے مستقبل سے زیادہ ہندوستان اور بنگال کے مستقبل کی فکر ہے اس وقت بنگال میں کانگریس اور حکومت سے بے دلی اور بے اطمینانی پیدا ہو گئی ہے تو کانگریسیوں کو چاہیئے کہ اپنے دل ٹٹول کر دیکھیں کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے اور پھر ان کو دور کرنے اور اس بددلی کا ازالہ کرنے کی فوری کوشش کرنی چاہیئے۔ بنگال میں اور ملک کے دوسرے حصوں میں بہت جلد عام انتخابات ہونے والے ہیں کانگریسیوں کو چاہیئے کہ عوام سے قریبی ربط پیدا کریں اور انکی بے دلی دور کرنے کی کوشش کریں۔

بنگال کی زراعتی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ شخصی طور پر اس امر کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ باشندوں کو حکومت کے انتخاب کا جلد از جلد موقع دیا جانا چاہیئے تاکہ وہ اپنے ہی باشندوں سے اپنی خواہش کے مطابق حکومت منتخب کر سکیں۔

ایک موقع پر اجتماع میں کچھ کھلبلی پیدا ہو گئی جس وقت پنڈت نہرو نے حاضرین جلسہ سے کہا کہ پولیس کے بجائے حاضرین جلسہ کو خود چاہیئے کہ انتشار پیدا کرنے والے عناصر کو نکال باہر پھینکیں جہاں تک عام جلسہ کے سلسلہ میں چھ ماہ قبل کلکتہ کو اپنی آمد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چھ ماہ کے اس دوران میں کلکتہ میں کئی حادثات رونما ہو چکے ہیں اور ناگزیر موقعوں پر پولیس کی آتشباری کی وجہ دو ایک فراتیں کی جانیں بھی ضایع ہوئیں اور اب میں مرکزی یا صوبائی حکومتوں کی طرف سے کسی قسم کی صفائی پیش کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ بلکہ صورت حال کا معائنہ کرنے اور اس کا کوئی ایک حل تلاش کرنے کے لئے آیا ہوں۔

بنگال کے گوناگوں مسایل اور انکی پیچیدگیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے سب سے بڑا دکھ اس امر پر ہوتا ہے کہ ان حالات اور ان پیچیدگیوں کے ازالے کے لئے نوجوانوں نے نہایت غلط طریقہ کار اختیار کیا ہے۔ یہی نوجوان کل حکومت سنبھالنے والے ہیں لیکن بڑا سوال یہ ہے کہ یہ لوگ اس ذمہ داری کے لئے اپنے آپ کو کس طرح تیار کر رہے ہیں۔ انہوں نے آگے چلکر کہا کہ تاریخ شخصیتوں کو اہمیت نہیں دیتی یہ لوگ آتے اور جاتے رہتے ہیں بلکہ قوم کے حالات سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ آزادی کے بعد پناہ گزینوں کے بے پناہ مسایل کے ساتھ ساتھ

برطانیہ کا مالی خلفشار

(از مسٹر جون کنگر ے)

برطانوی وزیر خزانہ سر اسٹیفورڈ کرپس نے اہل برطانیہ کو ایک بار پھر یاد دلایا ہے کہ معاشی مشکلات کا حل آسان نہیں، صرف ایک چیز ہے جو نجات دلا سکتی ہے اور وہ ہے محنت و مشقت۔

مسئلہ یہ ہے کہ برطانیہ اور اسٹرلنگ سے تعلق رکھنے والے رقبہ جات کی ڈالری رقبوں سے تجارت متوازن نہیں ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اسٹرلنگ رقبہ جات کا سونے اور ڈالر کا ذخیرہ بتدریج کم ہو رہا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ اسٹرلنگ رقبہ سے امریکہ کو ربڑ، ٹین، کوکو، جواہرات اور اون وغیرہ کی برآمد نہایت کم ہو گئی ہے چنانچہ بہت تھوڑے ڈالر کمائے جا سکے ہیں۔ مارچ سنہ ۴۸ء تک تو مارشل امداد آڑے آتی رہی لیکن اب اس سے بھی کچھ نہیں بن پڑ رہا ہے چنانچہ گذشتہ ۱۵ ماہ میں تو ذخیرہ (۵۵) کروڑ ۲۵ لاکھ پونڈ سے گھٹ کر (۴۰) کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ رہ گیا ہے۔ جب مارشل امداد شروع ہوئی تھی تو خیال تھا کہ ذخیرہ کی مالیت کو ۵۰ کروڑ پونڈ کی سطح پر برقرار . . . رکھا جا سکے گا۔

جیسا کہ اہل برطانیہ کو حال ہی میں جتایا جا چکا ہے ایسا کوئی طریقہ موجود نہیں ہے جس سے کہ اسٹرلنگ خود بخود ڈالر میں تبدیل ہو جائیں یا ڈالر والے علاقہ کے ساتھ تجارت کے خسارہ کو پورا کیا جا سکے۔ وزیر مالیات نے جو اقدامات تجویز کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ پیداوار بڑھانے اور زیادہ نفع کمانے پر زور دیا جائے تاکہ قیمتیں بڑھنے نہ پائیں اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ برطانوی مال کی تمام دنیا میں زیادہ نکاسی ہو سکے ساتھ ہی ڈالر والے علاقے سے نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام اسٹرلنگ رقبہ جات مال منگوانے میں احتیاط کریں اور ساتھ ہی ڈالر والے علاقہ کو اپنا زیادہ سے زیادہ مال برآمد کرنے کی کوشش کریں۔

اس بات کی بھی شدید ضرورت ہے کہ تمام اسٹرلنگ رقبہ جات متحد ہو کر صورت حال کا مقابلہ کریں اسی غرض سے دولت مشترکہ کے ممالک کے وزرائے مالیات کا اہم اجلاس لندن میں منعقد کیا گیا۔ تاکہ اس میں ڈالر کی قلت سے دولت مشترکہ کے ممالک اور تمام اسٹرلنگ رقبہ جات کی تجارت پر جو اثر پڑا ہے اس کو زیر بحث لایا جا سکے۔

آخر میں یہ کہہ دینا کافی ہے کہ اس کانفرنس کے بعد دوسرے جلسوں میں جن میں امریکی نمائندے بھی شرکت کریں گے، ضروری فیصلہ جات کے متعلق بھی فیصلے ہوں، ایک بات بالکل صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ برطانیہ اور اسٹرلنگ رقبہ کے دوسرے ممالک کو اپنی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے پوری کوشش کرنی پڑے گی۔ وزیر مالیات سر اسٹیفورڈ کرپس نے تمام مسئلہ کا لب لباب یوں بیان کیا ہے "کسی ملک کی معاشی طاقت کا انحصار اس کی قوت پیداوار پر ہے۔ گذشتہ دو سالوں میں ہماری قوت پیداوار اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اہل برطانیہ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ موجودہ بحران کو ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"۔

کمیونسٹوں کے خفیہ منصوبے

لکھنؤ ۱۹ جولائی۔ مسٹر لال بہادر شاستری وزیر داخلہ صوبجات متحدہ نے آج صوبائی اسمبلی میں بیان کیا کہ صوبہ میں کمیونسٹوں کی خفیہ سرگرمیاں انتہائی خطرناک نوعیت کی ہیں۔ اور ان کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ صوبہ کے حالات بلاشبہ ایک سال پہلے کے مقابلہ میں زیادہ پرامن ہیں لیکن کمیونسٹوں کے خفیہ منصوبوں کے پیش نظر انتہائی چوکسی اور بے آئینی سے نمٹنے کے لئے آمادہ رہنے کی ضرورت ہے۔

وزیر داخلہ نے ہندوستان کی کمیونسٹ پارٹی کے حال میں جاری کردہ سرکلر سے اقتباسات پڑھکر سنائے جس میں کہا گیا ہے:۔

ہندوستانی عوام اپنے بنیادی حقوق صرف اس وقت حاصل کر سکتے ہیں جبکہ دستور کو پرزے پرزے کر دیا جائے اور موجودہ مملکت کو ڈھا دیا جائے انھوں نے بیان کیا کہ کمیونسٹ ٹکنگ مزدوروں کو تشدد و توڑ پھوڑ کے اعمال کا ارتکاب کرنے اور ہڑتالوں کے زمانے میں جائداد کو نقصان پہنچانے کی ترغیب دیتا ہے وہ کمیونسٹ سرکار کی مخالفت کرنے کی بھی تلقین کرتے ہیں۔ مسٹر شاستری نے بیان کیا کہ کمیونسٹوں نے حکومت کو قومی جمہوری انقلاب کا ایک مسلہ بخش بیان کیا ہے اور تمام غیر آئینی و پرتشدد ذرائع اختیار کر کے اس کو الٹ دینے کی خواہش کی ہے۔ ان کا نیا نعرہ تلنگانہ کی طرف ہے کمیونسٹوں نے حال میں کانگریسیوں کو قتل، آتش زنی اور لوٹ کی دھمکی کے ذریعہ خوف زدہ کرنے کی مہم شروع کی ہے۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ اول کالم ۳ غذائی مہم تیز کیجائے)

ہندوستان کا دوسرے ممالک پر انحصار ختم کر دیا جائے اغذیہ کی درآمد کو موقوف کرنے کے لئے حکومت نے ایک تاریخ مقرر کر دی ہے۔ غذائی پیداوار کو بڑھانے اور ملک کو خود مکتفی بنانے کے لئے حکومت نے ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ حکومت کی جانب سے مرکز میں ایک غذائی کنٹرولر مقرر کیا گیا ہے جس کو موثر طریقہ پر کام کرنے کے لئے کافی اختیارات دئے گئے ہیں۔ یہ سارے امور ضروری ہیں لیکن جب تک کاشتکاروں میں زیادہ پیدا کرنے اور پیداوار کو مارکٹ میں لانے کی خواہش نہ پیدا ہو یہ تدابیر سودمند نہیں ہو سکتیں اور یہ خواہش اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ کاشتکاروں کو دیگر اشیائے ما یحتاج معقول داموں پر مل سکیگا۔ حکومت کو اس پہلو پر فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ صحیح ہے کہ غذائی مسئلہ اس وقت ملک کے سامنے ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ اس کو حل کئے بغیر دوسرے مسائل حل نہیں کئے جا سکتے۔ جیسا کہ وزیر اعظم نے کہا ہے غذائی مہم ایک جنگ ہے افلاس جہالت اور بڑھی ہوئی قیمتوں کے خلاف غذائی مسئلہ حل کئے بغیر بیروزگاری اور بہتر حالات زندگی کا مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ مہم کامیاب ہو جائیں تو دیہاتوں کی بہبود زندگی میں بڑی تبدیلی واقع ہو گی اور ایک نئی زندگی کا دروازہ کھل جائیگا۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے جماعتی اختلافات کو پس پشت ڈال دیا جائے

(ریڈیکل ہیومینسٹ)

(بقیہ سلسلہ صفحہ ۲ کالم ۳ ضلع حیدرآباد کی غذائی مشاورتی کمیٹی کا جلسہ)

حاصل کرتی ہے۔ لیکن ان اشیاء کی مانگ موجودہ رسد سے بہت بڑھی ہوئی ہونے کی وجہ سے تین ارکان پر مشتمل ایک ذیلی کمیٹی بنائی گئی ہے جو تمام درخواستوں کی تنقیح کر کے انھیں تحقیقے کے لئے سیول ایڈمنسٹریٹر کے پاس پیش کرے گی اور سیول ایڈمنسٹریٹر ان اشیاء کی سربراہی کے لئے پرمٹ جاری کریں گے۔ یہ ذیلی کمیٹی ۱۹ جولائی سے کام شروع کردے گی اور اسے شاہ آباد اور چکار وہ پر اپنے ذیلی ڈپو قائم کرنے کی غرض سے ایک مہینے کی مدت دی گئی ہے۔ چونکہ ابراہیم پٹن اور میڑچل بھی تعلقوں کے مستقر ہیں اس لئے اس اجلاس میں ذیلی کمیٹی سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ ان مقامات پر بھی اپنے ڈپو قائم کرے۔

مٹی کے تیل کا فیاضانہ کوٹہ

اس ضلع کے لئے مٹی کے تیل کا (۶۰۰) ... کا کوٹہ منظور ہوا ہے جو بہت فیاضانہ ہے اور ... (۱۰) ... [illegible]

جس سے بڑے بڑے ضلع کی ضروریں پوری ہوتی ہیں۔

کپڑا، صارفین کے کوٹے میں اضافہ:۔

چونکہ حیدرآباد اور سکندرآباد میں کپڑے کا کافی ذخیرہ موجود ہے اس لئے سیول اڈمنسٹریٹر صاحب نے غذائی مشاورتی کمیٹی کے ارکان سے خواہش کی کہ وہ مواضعات کو کپڑے کا زیادہ کوٹہ دیں اور صارفین کے کوٹے میں اضافہ کرکے فی کس (۲۰) روپیے کی بجائے (۳۰) روپے کا کپڑا سربراہ کرنے کا انتظام کریں۔

سیول اڈمنسٹریٹر صاحب کے تیقنات:۔

کمیٹی کے بعض غیر سرکاری ارکان نے واجبی قیمت پر غلہ فروخت کرنے والی دکانوں اور سستے غلے کی دکانوں کی بعض بے قاعدگیوں کی جانب کمیٹی کی توجہ منعطف کرائی۔ سیول اڈمنسٹریٹر صاحب نے ہر کارروائی کی تحقیقات کا وعدہ کیا۔ اس کا بھی انتظام کیا جارہا ہے کہ اعلیٰ عہدہ داران دکانوں کے میعادی دورے کریں۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ (۵) کالم (۳) صحافت)

طرزِ عمل سے صحافت کے نام کو داغدار کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسے اڈیٹر جو اپنی نیک نامی کو برقرار رکھنا چاہتے ہوں، عام مفاد کی خاطر اس بات کی کوشش کرینگے کہ اخبار نویسوں کا یہ طبقہ اپنے کئے کی سزا پائے۔

حیدرآباد میں حکومت اور صحافت کے تعلقات بہت اچھے ہیں جن کا دور تک شہرہ ہے۔ حکومت بھی صحافت کی آزادی کی ویسی ہی زبردست حامی ہے۔ جیسی کہ خود صحافت اور اس حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے ہماری پڑوسی مملکت کے دوستوں نے ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا ہے۔ پھر بھی ہمارے چند دوست، جن کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے اور ایک ضرب المثل مصداق انگلیوں پر گنی جاسکتی ہے، کبھی کبھی ہمارے لئے کسی قدر فکر کا باعث بن جاتے ہیں لیکن دوستوں کے معاملے میں کسی فکر کی بات ہی کیا ہے۔ بلکہ یوں تو ہوتا ہی ہے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ہم ورڈس ورتھ کی نظموں کا مجموعہ کھولیں اور اس صفحے پر جہاں پر ڈیفوڈلس (آبی نرگس) جیسی پیاری نظم چھپی ہوئی ہو کیچڑ کو رینگتا ہوا پائیں، ایسے موقع پر آپ اس بن بلائے مہمان کو دور کر دیتے ہیں اور پھر [illegible] زبان میں "شو مسٹ گو آن" (تماشا جاری رہنا چاہئے) [illegible] کو حکومت نہیں بلکہ خود صحافت جاری رکھنا چاہتی ہے۔ چنانچہ [illegible] مقصد کے لئے ایک [illegible] مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو مقامی خبر [illegible]

دنیا کے نو اور حکومت کے صرف دو نمائندوں پر مشتمل ہے یہ کمیٹی صحافت کے تمام معاملات میں نہ صرف مشورے دے گی بلکہ عملی طور پر ان کو طے کرے گی۔

حیدرآبادی عوام کے سامنے دو اہم مسئلے فوراً حل طلب ہیں، ایک تو ریاست کے جسم میں سماج دشمن عناصر کو کچلنے کا مسئلہ ہے اور دوسرا غذائی پیداوار بڑھانے کا۔ مقامی صحافت کے ہتھیاروں کے استعمال کے لئے ان سے بہتر مقصد کوئی نہیں ہوسکتا۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ مقامی صحافت اس میں حصہ لے گی۔

موجودہ دور کی صحافت اتنی طاقت رکھتی ہے کہ وہ تہذیب و تمدن کے دھارے کا رخ بدل دے اگر دنیا کے تمام اخبارات مل جل کر رائے عامہ کی صحیح اصولوں پر ترتیب کے لئے اپنے اثر کو کام میں لائیں اور اگر وہ اپنے اثر سے جو موجودہ دور میں کسی دوسرے کے اثر سے بہت بڑا ہوتا ہے امن قائم کرنے اور ایک نئی شاندار دنیا کی تعمیر کرنے کی کوشش کریں تو ہمیں آئندہ چند سال کے اندر اندر ہی دنیا میں امن و امان اور لوگوں کے درمیان خیر سگالی نظر آئے گی۔

(بقیہ سلسلہ صفحہ (۱) کمیونسٹ بدنامی پھیلارہے ہیں)

اور حیدرآباد کے کٹھن مسائل سے دوچار ہونا پڑا لیکن ہم نے نہایت پامردی سے ان کا مقابلہ کیا۔ عالیہ ضمنی انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ انتخابات میں ہار جیت تو ہوتی رہتی ہے یہ کوئی ایسی بات نہیں بلکہ کامیاب امیدوار کو مبارکباد دینے میں بھی ہمیں پیش پیش رہیں گے۔ اور بتلادیا کہ یہ مسلمانوں کی آمد کا باعث نہیں ہوا ہے۔ بلکہ اس ضمن میں دیگر حالات نے انھیں مجبور کیا ہے۔ ا۔ پ۔ انڈین۔

بنگال کے باشندوں کی کانگریس سے بیدلی کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایک وقت کانگریس نے آزادی کی جدوجہد کی اور اپنا وقار قائم کیا ہے۔ لیکن محض ماضی کے کارناموں سے کوئی جماعت زندہ نہیں رہ سکتی۔ بنگال کی کانگریس جماعت اگر حقیقت کو فراموش کردے تو یقیناً وہ باقی نہیں رہ سکتی۔ رشوت ستانی اور ذخیرہ اندوزیوں کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ یہ لعنتیں اس زمانہ کی پیداوار ہیں جب کہ آزادی کی جدوجہد کے سلسلہ میں قومی سپاہی جیلوں میں بند تھے۔ اس موقع پر خود غرض عناصر نے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسانی خون سے سونا ڈھالا ہے۔ قحط بنگال کے زمانہ میں لاکھوں انسانوں کی دردناک ہلاکتیں بھی ان کے ضمیر کو متاثر نہ کرسکیں۔ انھوں نے بتلایا کہ جیل سے رہا ہوتے ہی انھوں نے

مجبوریش کی تھی کہ ایسے تمام افراد کو [illegible] سولی دیدی جانا چاہئے اور کہا کہ [illegible] کریں نے خدا یا وعدہ فراموش کردیا ہے۔ تو اس خصوص میں کہتا ہے کہ حکومت سماج سے ان عنصروں کو دور کرنے کا تہیہ کرچکی ہے۔ آخر میں انھوں نے عوام سے خواہش کی کہ وہ بدخواہوں کو دور کرنے کے سلسلہ میں حکومت سے تعاون کریں جلسہ کے اختتام پر جب کہ انسانی سیلاب پنڈال سے باہر بہا جارہا تھا تو اس وقت پنڈت نہرو نے شہ نشین پر پڑھ کر عوام کو واپس بلاتے ہوئے اعلان کیا کہ جلسہ کے آغاز سے قبل ان کے میدان میں داخل ہونے کے موقع پر کسی شخص نے پولیس کے عہدہ دار پر بم پھینکا جس کی وجہ سے اسی وقت اس عہدہ دار کی ہلاکت واقع ہوئی چار آدمی زخمی ہوئے۔

نوٹس

از محکمہ عدالت منصفی تعلقہ کاماریڈی واقع ۱۰ شہریور [illegible] نمبر مقدمہ [illegible] باجلاس مولوی محمد دولت خان۔ بی اے۔ ایل ایل بی منصف سری دھرراؤ مدعی دعویٰ بابت فسخ [illegible] واپس داد وغیرہ مدعی علیہم بنام راہیداد [illegible] سری دھرراؤ قوم برہمن عمرہ ۲۵ سالہ پیشہ ملازم سرکار ساکن [illegible] حال کاماریڈی تعلقہ [illegible]۔ ہرگاہ مقدمہ صدر میں تم کو متعدد بار ذریعہ سمن اطلاع دیکھی لیکن تم پر سمن کی تعمیل ہوتی ہے اور نہ صحیح پتہ چلتا ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم تاریخ ۱۲ شہریور [illegible] بوقت (۱۰) بجے حاضر عدالت ہوکر پیروی و جواب دہی مقدمہ کرو بصورت غیر حاضری کارروائی ضابطہ ہوگی اور کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ فقط۔ منتظم عدالت۔